

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# توحید کا ثبوت

## مشرکین سے براءت کے ذریعے

مؤلف : جابر بن عبدالقیوم الساعدي الشامي

مترجم: اخلاق احمد حفظہ اللہ

فاضل جامعۃ الاسلامیہ مدینہ منورہ (سعودی عرب)



• نشر: بیت الحمد کراچی پاکستان

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ان الحمد لله ، نحمده ونستعينه ونستغفره ونستهديه ونتوب اليه ، ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ، واشهدان محمداً عبده ورسوله . اما بعد ،

يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون (آل عمران: ١٠٢) . يا ايها الناس اتقوا ربكم الذي خلقكم من نفس واحدة وخلق منها زوجها وبث منهما رجالاً كثيراً ونساء واتقوا الله الذي تساءلون به والارحام ان الله كان عليكم رقيباً (سورة النساء: ١) . يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وقلوا قولا سديداً يصلح لكم اعمالكم ويغفر لكم ذنوبكم ومن يطع الله ورسوله فقد فاز فوزاً عظيماً . (سورة الاحزاب: ٧٠-٧١)

ترجمہ: اے ایمان والو، اللہ سے ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت اس حال میں آئے کہ تم مسلمان ہو۔ اے لوگو، اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سارے مرد اور عورتیں پھیلا دیں، اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بچو بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔ اے ایمان والو، اللہ سے ڈرو اور سیدھی سیدھی بات کیا کرو۔ تاکہ اللہ تمہارے کام سنوار دے اور تمہارے گناہ معاف فرمادے اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی تابعداری کرے گا اس نے بڑی کامیابی پالی۔

بے شک سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین رستہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، اور برے کام اس میں نئی چیزیں ایجاد کرنا ہے، اور (دین میں) ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام دوزخ ہے۔ اے اللہ، جبریل، اسرافیل و میکائیل کے رب، آسمانوں اور زمین کو ایجاد کرنے والے، غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے، تو اپنے بندوں کے اختلافات کا فیصلہ کرنے والا ہے، ہمیں اپنے حکم سے اختلافات سے نکال کر حق کا رستہ دکھا، بے شک تو ہی جسے چاہتا ہے سیدھے رستے کی ہدایت دیتا ہے۔

حق تعالیٰ نے فرمایا:

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ . (محمد: ١٩)

”آپ یقین کر لیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کریں۔“

یہ بات اچھی طرح جان لیجئے کہ شروع سے آخر تک تمام انبیاء و رسل کو جو سب سے بڑا کام دیا گیا وہ بغیر شریک کے ایک اللہ کی عبادت کا حکم کرنا (توحید) اور اللہ کے علاوہ عبادت سے منع کرنا (شرک) ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ.

”تجھ سے پہلے جو بھی رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں پس تم سب میری عبادت کرو۔“

اور جیسا کہ:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنْ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ. (النحل: ۳۶)

”ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے اجتناب کرو۔“

اور قرآن اپنی تمام باتیں اور قصے اسی طرح بیان کرتا ہے، وہ بیان کرتا ہے کہ توحید ہی وہ بنیادی چیز ہے کہ جس کی دعوت تمام رسولوں نے دی، اس کے بعد احکام شریعت، حلال و حرام آتے ہیں، اور اسی (توحید) کا اللہ نے تمام لوگوں کو حکم دیا اور اسی کے لئے پیدا کیا، جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ. (الذاریات: ۵۶)

”اور میں نے جنات و انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔“

یہاں (يَعْبُدُونِ) کا معنی ہے کہ وہ میری توحید پر قائم رہیں، اور توحید عبادت صرف اللہ کی کرنے کا نام ہے، اور حدیث ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر تھا تو آپ نے مجھ سے کہا: ”اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا بندوں پر اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ میں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔“ (متفق علیہ)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ”عبادت اللہ کی اسی اطاعت کا نام ہے کہ جو رسولوں کی زبانی ہم تک پہنچی اور آپ نے فرمایا: عبادت ہر اس چیز کا نام ہے جسے اللہ ہمارے اقوال و اعمال ظاہرہ و پوشیدہ کی صورت میں پسند کرے

اور راضی ہو جائے۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ. (الزمر: ۶۵)

”یقیناً تیری طرف بھی اور تجھ سے پہلے (تمام نبیوں) کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر تو شرک کرے گا تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع ہو جائے گا اور بالیقین تو زیاں کاروں سے ہو جائے گا۔“

میرے محترم بھائی! اذرا غور کیجئے کہ یہ خطاب اور تنبیہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ سے پہلے تمام نبیوں کے لئے تھی، اسی طرح کی تنبیہ سورۃ الانعام میں انبیاء علیہم السلام کے قصے بیان کرنے کے بعد بھی ہے، فرمایا:

وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ. (الانعام: ۸۸)

”اور اگر بالفرض یہ بھی شرک کرتے تو جو کچھ وہ اعمال کرتے تھے سب اکارت ہو جائے۔“

اور حق سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ. (النساء: ۴۸)

”یقیناً اللہ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔“

اور فرمایا:

إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ. (المائدة: ۷۲)

”یقیناً مانو کہ جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی۔“

شرک اعمال کو ضائع اور برباد کر کے اس کے کرنے والے کو ملت اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ اور اُسے ہمیشہ کے لئے جہنم میں پہنچا دیتا ہے اور کسی کی سفارش اس کے کام نہ آئے گی، اب جو کوئی بھی اللہ کی الوہیت، ربوبیت اور اس کی صفات خاصہ میں شریک بنائے گا وہ مشرک ہوگا۔ اس بات کو مزید واضح کرنے کے لئے لازمی ہے کہ ہم توحید کی تینوں اقسام کی وضاحت کر دیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ توحید ربوبیت      ۲۔ توحید الوہیت      ۳۔ توحید اسماء و صفات

## توحید ربوبیت

ایسی توحید جس کا کافروں نے بھی اقرار کیا ہے لیکن وہ اس اقرار سے مسلمان نہ ہو سکے، وہ اقرار یہ ہے کہ بے شک اللہ ہی خالق و رازق، زندہ کرنے والا مارنے والا، تمام کاموں کی تدبیر کرنے والا ہے، اور یہ اقرار ان لوگوں کو مسلمان نہ بناسکا کیونکہ انہوں نے بتوں یا نیک لوگوں کی قبروں کی پوجا کی اور ان کے نام کا ذبح کیا اور ان سے مدد مانگی مقصد یہ تھا کہ اس کے ذریعہ سے اللہ کا تقرب حاصل کر لیں۔

مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ . (الزمر: ۳)

”ہم ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ (بزرگ) اللہ کے نزدیکی کے مرتبہ تک ہماری رسائی کرادیں۔“

ان کے اقرار کی دلیل یہ آیت ہے:

قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَمِيتِ وَيُخْرِجُ الْمَمِيتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ. (یونس: ۳۱)

”آپ کہئے کہ وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق پہنچاتا ہے یا وہ کون ہے جو کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے اور وہ کون ہے جو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے، ضرور وہ یہی کہیں گے کہ اللہ، تو ان سے کہیے کہ پھر کیوں نہیں ڈرتے۔“

اور فرمایا:

قُلْ لِمَنِ الْأَرْضُ وَمَنْ فِيهَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ . سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ . قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ . سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ . قُلْ مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ .

(المؤمنون: ۸۴ تا ۸۹)

”پوچھئے تو سہی زمین اور اس کی کل چیزیں کس کی ہیں؟ بتلاؤ اگر جانتے ہو؟ فوراً جواب دیں گے کہ اللہ کی

کہہ دیجئے کہ پھر تم نصیحت کیوں نہیں حاصل کرتے۔ دریافت کیجئے کہ ساتوں آسمانوں کا اور بہت یا عظمت عرش کا رب کون ہے؟ وہ لوگ جواب دیں گے کہ اللہ ہی ہے کہہ دیجئے کہ پھر تم کیوں نہیں ڈرتے؟ پوچھئے کہ تمام چیزوں کا اختیار کس کے ہاتھ میں ہے جو پناہ دیتا ہے اور جس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دیا جاتا اگر تم جانتے ہو تو بتلاؤ؟ یہی جواب دیں گے کہ اللہ ہی ہے کہہ دیجئے کہ پھر تم کدھر سے جادو کر دیئے جاتے ہو؟“۔

جس توحید کا ان لوگوں نے انکار کیا وہ توحیدِ عبادت (الوہیت) ہے جیسے کہ وہ اللہ صبح و شام خوف و طمع میں پکارتے ہیں، پھر فرشتوں کو اپنی کامیابی اور اللہ کی قربت حاصل کرنے کے لئے پکارتے ہیں تاکہ وہ ان سے سفارش کر سکیں اور نیک لوگوں کو پکارتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر ان سے جہاد کیا اور انہیں خالص اللہ کی عبادت کی دعوت دی، فرمان الہی ہے۔

وَأَنَّ الْمَسْجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا. (الحج: ۱۸)

”اور یہ کہ مسجدیں صرف اللہ ہی کے لئے خاص ہے پس اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو“۔

اور فرمایا:

لَهُ دُعَاةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطٌ كَفِّهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِعِهِ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ. (الرعد: ۱۸)

”اسی کو پکارنا حق ہے جو لوگ اوروں کو اس کے سوا پکارتے ہیں وہ ان کی پکار کا کچھ بھی جواب نہیں دیتے مگر جیسے کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلانے ہوئے ہو کہ اس کے منہ میں پڑ جائے حالانکہ وہ پانی اس کے منہ میں پہنچنے والا نہیں ان منکروں کی جتنی پکار ہے سب گمراہی میں ہے“۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ جہاد کیا اس لیے تاکہ دین سارے کا سارا اللہ کے لئے ہو جائے اور قربانی اللہ کے لئے ہو اور مدد اللہ سے مانگیں غرض عبادت کی تمام انواع اللہ کے لئے ہوں۔ پس ان کا توحید ربوبیت کو ماننا انہیں اسلام میں داخل نہ کر سکا اور یہ کہ انہوں نے جو ملائکہ، انبیاء اور اولیاء کو شفاعت اور اللہ کا تقرب حاصل کرنے کا مقصد بنایا اسی چیز نے ان کے جان و مال کو حلال کر دیا (یعنی ان سے جہاد کیا گیا)۔ ہمارے زمانے کے مشرکین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے مشرکین سے کفر میں آگے بڑھ گئے ہیں آج کے مشرک یہ تسلیم

کرتے ہیں کہ اللہ ہی رازق ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے، اور وہی آسمان سے بارش برساتا ہے اور پودے اگاتا ہے اور شفاء دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکے عطا کرتا ہے یا ان کی شادیاں کر داتا ہے اور لڑکا لڑکی دونوں دیتا ہے یا پھر بے اولاد رکھتا ہے، جی ہاں وہ مانتے ہیں کہ ان سب کاموں کا اختیار اللہ ہی کو ہے نہ کہ ان کے بادشاہ یا امیروں کو، لیکن حقیقت میں جو حکم اور شریعت ان کے ہاں رائج ہے وہ ان کے طاغوت بادشاہوں اور زمینی خداؤں کے لئے ان تمام کاموں کو جائز تصور کرتے ہیں، غرض یہ مشرک کفار قریش کی طرح ہیں مگر یہ لوگ کچھ بڑھ گئے ہیں کہ یہ لوگ اپنے زمینی خداؤں کے حکم اور قوانین کو اللہ کے حکم اور قوانین سے بڑا سمجھتے ہیں تو پس ہلاکت اور تباہی ہو اس کے لئے جو ابوجہل اور ابولہب سے کفر میں بڑھ گیا۔

ءِ اِلٰهٍ مَّعَ اللّٰهِ تَعَالٰی اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ . (النمل: ۶۴)

”کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے جنہیں یہ شریک کرتے ہیں ان سب سے بلند و بالا تر ہے۔“

## توحید الوہیت یا توحید عبادت

توحید عبادت وہ ہے جس کے اقرار کے لئے اور دعوت دینے کے لئے تمام انبیاء کرام علیہم السلام آئے اور لوگوں کے لئے توحید الوہیت لازم قرار دیا یہ نام ہے ایک اللہ کی عبادت کا، اور عبادت کی اقسام جن کا اللہ نے حکم دیا جیسے نماز، زکاۃ، روزہ، حج وغیرہ ایسے ہی دعا بھی عبادت ہے۔ فرمان الہی ہے۔

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ، اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ . (المؤمن: ۶۰)

”اور تمہارے رب نے کہا کہ مجھے پکارو میں قبول کروں گا جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں عنقریب جہنم میں پھینک دیئے جائیں گے۔“

اور خوف اللہ بھی عبادت ہے۔

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَ هٗ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَاَخَافُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ . (آل عمران: ۱۷۵)

”یہ بے شک صرف شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے تم ان کافروں سے نہ ڈرو اور میرا

خوف رکھو اگر تم مؤمن ہو۔

امید بھی عبادت ہے، فرمان ہے۔

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ  
أَحَدًا. (الكهف: ۱۱۰)

”تو جسے اپنے اللہ سے ملنے کی آرزو و امید ہو اسے چاہیے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔“

توکل کرنا بھی عبادت ہے، فرمان ہے۔

وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ . (المائدة: ۲۳)

”اور اگر تم مؤمن ہو تو تمہیں اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔“

خشوع اور طمع و ڈر رکھنا بھی عبادت ہے، ارشاد باری ہے۔

إِنَّهُمْ كَانُوا يُسْـَٔرِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا  
خُشِعِينَ. (الانبیاء: ۹۰)

”یہ لوگ نیک کاموں کی طرف جلدی کرتے تھے اور ہمیں شوق اور ڈر و خوف سے پکارتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔“

عاجزی اور ڈرنا بھی عبادت ہے۔

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ . (البقرة: ۱۵۰)

”تو تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرو اگر تم مؤمن ہو۔“

جھکنا بھی عبادت ہے، اللہ کا فرمان ہے۔

وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا . (الزمر: ۵۴)

”تم سب اپنے رب کی طرف جھک پڑو اور اس کی حکم برداری کئے جاؤ۔“

مدد مانگنا بھی عبادت ہے، اللہ کا فرمان ہے۔

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ . (الفاتحة: ۵)



”ہم خاص تیری عبادت کرتے ہیں خاص تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔“

پناہ مانگنا بھی عبادت ہے۔

[قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ]، [قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ]۔ (الفلق - الناس)

”کہہ دیجئے میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ کہہ دیجئے میں لوگوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔“

قربانی بھی عبادت ہے، فرمان باری ہے۔

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ (الانعام: ۱۶۲)

”کہہ دیجئے کہ بالیقین میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنایہ سب خالص اللہ کا ہی ہے جو

سارے جہان کا مالک ہے۔“

نذر بھی عبادت ہے۔

يُوفُونَ بِاللَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا۔ (الدھر: ۸)

”جو نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی چاروں طرف پھیل جانے والی ہے۔“

اتباع، پیروی بھی عبادت ہے، ارشاد ہے۔

اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ۔ (الاعراف: ۳)

”تم لوگ اس کی اتباع کرو جو تمہارے رب کے طرف سے آئی ہے اور اللہ کو چھوڑ کر من گھڑت سرپرستوں

کی اتباع نہ کرو۔“

اطاعت بھی عبادت ہے۔

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ۔ (آل عمران: ۳۲)

”کہہ دیجئے اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اگر یہ منہ پھیر لیں تو بے شک اللہ کافروں سے محبت نہیں

کرتا۔“

حاکم بنانا بھی عبادت ہے، فرمان ہے۔

وَلَا يُشْرِكْ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا۔ (الكهف: ۲۶)

”اللہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔“

پس اللہ تعالیٰ کو اس کی اطاعت اور حاکمیت میں ایک ماننا یہ سب اس کو عبادت میں ایک ماننے میں داخل ہے جو کہ توحید الوہیت ہے۔ جیسا کہ نماز دعا وغیرہ اور دوسری تمام عبادات جو اوپر بیان ہوئیں صرف اللہ کے لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيْٓ أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا. (النساء: ۶۶)

”سو قسم ہے تیرے رب کی! یہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تمام آپس کے اختلافات میں آپ کو حاکم نہ مان لیں پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری سے قبول کر لیں۔“

اور فرمایا۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَكَّمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا. (النساء: ۶۰)

”کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا؟ جن کا دعویٰ تو یہ ہے کہ جو کچھ آپ پر اور آپ سے پہلے اتارا گیا اس پر ان کا ایمان ہے لیکن وہ اپنے فیصلے طاغوت کی طرف لے جانا چاہتے ہیں حالانکہ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ طاغوت کا انکار کریں شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ انہیں بہکا کر دوڑال دے۔“

اور فرمایا۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ. (المائدة: ۴۴)

”اور جو اللہ کے نازل کردہ ہی سے فیصلے نہ کریں وہی لوگ کافر ہیں۔“

اور فرمایا۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ. (المائدة: ۴۵)

”اور جو اللہ کے نازل کردہ ہی سے فیصلے نہ کریں وہی لوگ ظالم ہیں۔“

اور فرمایا۔

وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ. (المائدة: ٤٧)  
 ”اور جو اللہ کے نازل کردہ ہی سے فیصلہ نہ کریں وہی لوگ فاسق ہیں۔“

اور فرمایا۔

أَفَحُكُّمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ، وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ. (المائدة: ٥٠)  
 ”کیا یہ لوگ پھر سے جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں یقین رکھنے والے لوگوں کے لئے اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کون ہو سکتا ہے۔“

اور فرمایا۔

أَفَغَيْرَ اللَّهِ ابْتَغَىٰ حُكْمًا . (الانعام: ١١٤)

”تو کیا اللہ کے علاوہ کسی اور فیصلہ کرنے والے کو تلاش کروں۔“

غرض یہ کہ ہر وہ متبوع یا جس کی اطاعت اور فیصلہ داری اللہ کے علاوہ کی جائے چاہے وہ شیطان ہو یا انسان ہو زندہ یا مردہ ہو حیوان ہو یا پتھر۔ درخت وغیرہ ہوں یا کوئی ستارہ ہو وہ طاعت ہے جس کی اللہ کے علاوہ عبادت کی جارہی ہے 1 چاہے کوئی نذراندے کر ہوا یا اسے پکار کر اور اس کے لئے نماز پڑھ کر اللہ کی عبادت کے سوا ہو۔ پس ہر وہ شخص جو ان چیزوں کی اتباع و اطاعت اور فیصلہ کرنے والا اللہ کے علاوہ بناتا ہے وہ طاعت کا پجاری ہے 2۔ طاعت

1- وہ اس صورت میں طاعت ہوگا اگر وہ اس عبادت پر راضی ہو۔

2- امام مالک رحمہ اللہ سے نقل ہے کہ طاعت ہر وہ چیز ہے جس کی اللہ کے سوا عبادت کی جائے۔ ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا: طاعت ہر وہ چیز ہے کہ جس کو ماننے میں بندہ حد سے تجاوز کر جائے چاہے وہ کوئی بناوٹی معبود ہو یا جس کی اتباع و اطاعت کی جارہی ہو، اور ہر قوم کا طاعت وہ ہوتا ہے جسے اللہ کے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا فیصلہ کرنے والا مان لیا جائے یا اللہ کے علاوہ اس کی عبادت کریں یا اس کی اتباع کریں، یا اللہ کے حکم کے علاوہ اس کی اطاعت کریں، یہ دنیا کے طاعت ہیں، جب آپ ان پر اور لوگوں کے حالات پر غور کریں گے تو آپ دیکھیں گے کہ اکثر لوگ اللہ کی عبادت سے ہٹ کر ان کی عبادت میں لگے ہیں۔ اور اللہ کے فیصلوں کو چھوڑ کر ان طاعتوں کے فیصلوں پر چل رہے ہیں۔ اور اللہ کی اطاعت اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ہٹ کر طاعت کی اطاعت اور پیروی میں جُتے ہیں۔ (اعلام الموقعین، جلد ۱ صفحہ ۵۰)

شیخ سلیمان بن سحان النجدی رحمہ اللہ کہتے ہیں: طاعت تین اقسام کے ہیں۔ ۱۔ طاعتِ حکم ۲۔ طاعتِ عبادت۔ ۳۔ طاعتِ

پر ایمان جب ہوگا اگر عبادت کی کسی بھی قسم کو اس کے ساتھ جوڑ دیا جائے یا طاعت کو حاکم بنا لیا جائے۔ اور طاعت کا کفر اور انکار اس صورت میں ہوگا کہ اس کی عبادت چھوڑ کر اس کے باطل ہونے کا یقین اور اعتقاد رکھا جائے اور اُسے حاکم نہ مانا جائے۔ اور جو طاعت کی عبادت کرے اس سے دشمنی کی جائے اور انہیں کافر مان کر ان سے جہاد کیا جائے۔

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ . (الانفال: ۳۹)

”اور تم ان سے اس حد تک لڑو کہ ان میں فسادِ عقیدہ نہ رہے اور دین اللہ ہی کا ہو جائے۔“

یہاں فتنہ کا معنی شرک بھی ہے۔

الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا  
أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا. (النساء: ۷۶)

اطاعت و اتباع۔ (الدرر السنية جلد ۸ صفحہ ۲۷۷)

طاعت کے معنی میں جامع قول یہ ہے کہ ”طاعت ہر وہ چیز ہے جس کی اللہ کے علاوہ عبادت کی جائے (امام مالک رحمہ اللہ) اور یہ قول کہ ”طاعت شیطان ہے“ (جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ) ان دو اقوال کے علاوہ تمام اقوال فرعی اور جزئی اقوال ہیں۔ اور یہ دونوں اقوال ایک ہی اصلیت (شیطان) کی طرف لوٹتے ہیں جس کا ایک معنی ظاہری ہے اور ایک حقیقی۔ ظاہری یہ ہے کہ ”طاعت ہر وہ چیز جس کی اللہ کے علاوہ عبادت کی جائے“ اور حقیقی یہ کہ ”شیطان خود طاعت ہے“ کیونکہ شیطان ہی وہ ذریعہ ہے جو کہ غیر اللہ کی عبادت کی طرف راغب کرتا ہے جیسا کہ وہ ہر کفر کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ فرمان الہی ہے۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّا اَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ تَوَثُّوهُمْ ضِدًّا۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ہم کافروں کے پاس شیاطین کو بھیجتے ہیں جو انہیں خوب اکساتے ہیں۔ جو کوئی کفر کرتا ہے یا غیر اللہ کی عبادت کرتا ہے تو وہ شیطان کے دھوکے کی وجہ سے کرتا ہے۔ اور جس نے غیر اللہ کی عبادت کی تو گویا اس نے حقیقت میں شیطان کی عبادت کی جیسا کہ فرمان الہی ہے: اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ بَيْنِي اَدَمَ اَنِّي لَا تَعْبُدُوا الشَّيَاطِينَ۔ (یسین: ۶۰) اے اولادِ آدم! میں نے تم سے قول قرار نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا۔ اور فرمایا: يٰۤاٰدَمُ لَا تَعْبُدِ الشَّيَاطِينَ۔ (مریم: ۴۴) اے میرے باپ شیطان کی عبادت نہ کر۔ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا تھا کیونکہ وہ بتوں کی پوجا کرتا تھا۔ جیسا کہ اس آیت میں فرمایا: وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ لِاٰبِيْهِ اَزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا ۙ اِلٰهَةً۔ اور جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہ بتوں کو خدا نہ بناؤ۔ پس شیطان ہی سب سے بڑا طاعت ہے، ہر وہ شخص جو کسی بت، پتھر، درخت یا آدمی کی عبادت کرتا ہے تو گویا وہ شیطان کی عبادت کرتا ہے۔ اور جو شخص کسی بشر یا قانون وضعی یا دستور انسانی کو فیصلہ کرنے والا بنالے تو گویا اس نے شیطان کو حاکم مان لیا اور یہی طاعت کو حاکم ماننا ہے۔

”جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ اللہ کے سوا اوروں کی راہ میں لڑتے ہیں۔ پس تم شیطان کے دوستوں سے جنگ کرو! یقین مانو کہ شیطانی حیلہ سخت کمزور ہے۔“

کفر طاعت و توحید کے ارکان میں پہلا رکن ہے جس کی دلیل دو طرح سے ہے:

نصوص شرعیہ نے کفر بالطاعت کو ایمان باللہ پر مقدم رکھا ہے۔ جیسا کہ آیت ہے۔

فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا. (البقرة: ۲۵۶)

”پس جو شخص اللہ کے سوا دوسرے معبودوں (طاغوت) کا انکار کر کے اللہ پر ایمان لائے گا اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا جو کبھی نہ ٹوٹے گا۔“

اور جیسا کلمہ توحید میں ہے کہ (لا الہ الا اللہ) نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ۔ طاغوت کی نفی اور اس کا انکار اثبات اور ایمان باللہ پر مقدم ہے۔

دوسری دلیل بہت اہم ہے۔ کہ اللہ پر ایمان اور دوسرے نیک اعمال کفر بالطاعت کے بغیر سعی لا حاصل ہیں۔ اور ان کے کرنے والے کو کچھ فائدہ نہ دیں گے۔ اللہ پر ایمان رکھنے والا اور طاغوت کا انکار نہ کرنے والا بالکل ایسے ہی ہیں جیسا کہ کوئی کچھ بات کرے اور فوراً ہی اس کی تردید کرے، غرض ایمان باللہ اور نیک اعمال کرنے والے کو اس کا کچھ فائدہ نہ ہوگا تا آنکہ وہ طاغوت کا انکار کر دے۔ ارشاد باری ہے۔

إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ. (المائدة: ۷۲)

”جو اللہ کے ساتھ شریک کرے گا اس پر جنت حرام کر دی گئی ہے۔“

لہذا ثابت ہوا کفر بالطاعت ایمان باللہ پر مقدم ہے اس لئے شرک کی تمام انواع سے بچا جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَنْ يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فَبَشِّرْ

عِبَادِ. (الزمر: ۱۷)

”جن لوگوں نے طاغوت کی عبادت سے پرہیز کیا اور اللہ کی طرف متوجہ رہے وہ خوشخبری کے مستحق ہیں

، میرے بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔“

مشرکین اور ان کے معبودوں سے اظہارِ برأت اور ان کے خداؤں کے کفر کا اعلان، اور ان کی شریعت اور قوانین شرکیہ کا انکار، طرزِ زندگی اور رہن سہن اور کفریہ طریقوں سے اظہارِ دشمنی کرنا یہاں تک کہ وہ صحیح راستہ پر لوٹ آئیں اور ان سے جہاد کرنا یہاں تک کہ فتنہ و فساد باقی نہ رہے، یہ تمام طریقے انبیاء علیہم السلام کے طریقے ہیں اور یہی ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دین اور ملتِ ابراہیمی ہے۔ فرمایا

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لَقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءُؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحَدَهُ. (الممتحنة: ٤)

”تمہارے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے جبکہ سب نے اپنی قوم سے بر ملا کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن کی تم اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہو سب سے بیزار ہیں۔ ہم تمہارے عقائد کے منکر ہیں۔ جب تک تم اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کے لئے بغض و عداوت ظاہر ہوگئی۔“

ہر موحّد مسلمان کو چاہیے کہ وہ اس بات کو ہر وقت مد نظر رکھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری ہی لازمی ہے اس اعتقاد کو توڑنے والی چیز یہ ہے کہ کوئی اعتقاد رکھے یا بغیر اعتقاد رکھے کہ وہ شریعت یا دین کی چاہے پیروی کر سکتا ہے چاہے وہ منسوخ شریعت ہو یا موروثی دین ہو یا پھر ہمارے خود کے بنائے ہوئے ادیان یا قوانین ہوں۔ تو اگر کہنے والا یہ کہے کہ ہم مسلمان ہیں، روزہ رکھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، حج بیت اللہ کرتے ہیں، لیکن مال کمانے کے لئے ہم چاہتے ہیں کہ تورات کے قوانین چلائیں کیونکہ وہ آسان اور واضح ہیں اگر اس نے یہ کہہ دیا تو وہ کافر ہو گیا اور اس نے قرآن اور پورے دین کا انکار کر دیا اور ایمان کو توڑ کر مرتد ہو گیا۔ اگر کوئی آدمی اگر یہ کہے کہ ہم تورات کی شریعت نہیں چاہتے کیونکہ وہ پرانی ہے بلکہ ہم نیپولین کی شریعت یا فرنیسی قانون یا امریکی قانون اور انگریزوں کے بنائے ہوئے قوانین یا کوئی اور قوانین چاہتے ہیں جسے ہم صرف اپنے مالی امور میں لاگو کر سکیں اور تجارت چلا سکیں، باقی نماز روزہ زکاۃ حج کے لئے مسلمان ہیں۔ تو ہم یہ کہیں گے کہ: اُسے یہ نماز وغیرہ کچھ فائدہ نہیں دیں گیں کیونکہ اس نے اپنا ایمان برباد کر دیا جب اس نے اللہ کی شریعت کے علاوہ دوسری شریعت کی اتباع کی۔ یہ چیز کلمہ شہادت کے دوسرے

حصے اُن محمدًا رسول اللہ کی نفی ہے اسی لئے پہلی آیت میں جب اللہ نے فرمایا:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ. (النساء: ۶۶)

”اللہ کی قسم وہ ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ آپ کو اپنے جھگڑوں میں حاکم نہ مان لیں۔“

یہاں اللہ نے ایمان کی نفی کر دی کہ جب تک اللہ کے نبی کو حاکم نہ مان لیں۔ کیونکہ اللہ کا حکم تو یہ ہے کہ

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِنُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ. (النساء: ۶۴)

ہم نے تمام رسولوں کو اس لئے بھیجا کہ اللہ کے حکم سے ان کی اطاعت کی جائے۔

ان کی اطاعت لازمی ہے۔

أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ. (النساء: ۵۹)

”اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔“

وَمَا اتَّكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا. (الحشر: ۷)

”رسول تمہیں جو دے وہ لے لو اور جس سے منع کرے رک جاؤ۔“

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ. (آل عمران: ۳۲)

”کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔ اور تمہاری خطاؤں کو

بخش دے گا اللہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔ کہہ دیجئے اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اگر تم پھر گئے تو جان لو

کہ اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔“

اگر کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے منہ موڑے اور اس کی پیروی کو ٹھکرا دے تو وہ کافر ہو گیا۔ کوئی

انسان اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فیصل نہ مان لے، ابن القیم رحمہ

اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔

(النساء: ۶۵)۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قسم کھائی ہے اپنی اور اس سے پہلے اس کی تاکید کر دی نفی کے ساتھ کہ لوگ اس

وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک وہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فیصل نہ بنالیں، ان کے تمام جھگڑوں میں بشمول

احکامِ اصلیہ و فرعیہ، و احکام شرعیہ اور تمام صفات میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حاکمیت تسلیم کر لیں اور صرف اتنی سی

بات کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاکم مان لیں ان کا ایمان ثابت نہیں ہوگا بلکہ انہیں اپنے دل سے اسے ماننا ہوگا اور دل کو وسیع کرنا ہوگا، اور ہر معاملے میں شرح صدر کے ساتھ تمام فیصلوں کو قبول کرنا ہوگا، یہ کر کے بھی ان کا ایمان اس وقت تک نہ ہوگا جب تک وہ اُسے بخوشی اور رضامندی سے قبول نہ کر لیں اور کسی قسم کی مخالفت نہ کریں۔

## توحید اسماء اور صفاتِ باری تعالیٰ

یہ ہے کہ اللہ کے پاک ناموں اور صفاتِ عالیہ جو کہ قرآن پاک اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں ان پر بلا تحریف اور کسی قسم کی کمی اور کیفیت اور مثال کے بغیر ایمان رکھا جائے، بلکہ واجب ہے کہ ان سے یہ معاملہ رکھا جائے کہ جیسے یہ نام ذکر ہوئے انہیں ویسے ہی بلا سوال ذکر کیا جائے اور جو ان ناموں اور صفات کے معانی ہیں ان پر ایمان رکھا جائے، اللہ کی صفات اس طرح بیان کی جائیں کہ نہ تو ان کی تشبیہ کسی مخلوق کے ساتھ کی جائے جیسا کہ اس آیت میں بیان ہوا۔

فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَ أَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ . (النحل: ۷۴)  
 ”پس اللہ کے لئے مثالیں مت بناؤ اللہ خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔“

امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم اور تابعین کی اکثریت یہ کہتے ہیں کہ: بے شک اللہ اپنے عرش پر ہے ہم ایمان رکھتے ہیں اس کی صفات پر جو سنت میں بیان ہوئیں۔

جب ربیع بن ابی عبد الرحمن رحمہ اللہ سے امام مالک رحمہ اللہ نے پوچھا کہ استواء کیا چیز ہے تو آپ نے فرمایا: استواء پوشیدہ اور مجہول نہیں، اور اس کے بارے میں پوچھنا غیر دانشمندی ہے۔ رسالہ توحید اللہ کی طرف سے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کام پہنچا دینا ہے، اور ہمارا فرض ہے کہ اس کی تصدیق کر دیں۔

اور جب امام مالک رحمہ اللہ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: استواء معلوم ہے اور وہ کیسے ہے یہ بات مجہول ہے، اور اس پر ایمان رکھنا واجب ہے، اور اس کے بارے میں سوال کرنا بدعت ہے۔

شیخ المجاہد امام عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے اپنے دور میں فرمایا: ہم اپنے رب کو جانتے ہیں کہ وہ آسمانوں میں اپنے عرش پر تمام مخلوق سے الگ ہے۔

امام اوزاعی رحمہ اللہ نے فرمایا ہری اور مکحول تابعین رحمہم اللہ جمعین سے صفاتی آیات کے بارے میں پوچھا گیا



تو فرمایا: انہیں اسی طرح آگے پہنچا دو جیسی کہ آئی ہیں۔

اور الولید بن مسلم رحمہ اللہ نے فرمایا: امام مالک۔ اوزاعی۔ لیث بن سعد اور سفیان الثوری رحمہم اللہ سے صفات کی خبروں کے بارے میں پوچھا گیا تو سب نے کہا کہ ”جس طرح آئی ہیں ویسے ہی آگے پہنچا دو“<sup>1</sup>

اہل سنت و جماعت اللہ کی ان صفات کی تثبیت کرتے ہیں جو اللہ نے اپنے لئے ثابت کیں یا جو اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ثابت کیں، اور بغیر کسی تمثیل یا تشبیہ کے ثابت کرتے ہیں۔ اور وہ اللہ سبحانہ کی ذات کو ہر قسم کی مشابہت مخلوق سے بری کرتے ہیں۔ تو یہ لوگ بغیر رکاوٹ کے مسلمان ہو گئے اور تسلیم کر لیا اور تمام دلائل پر عمل کر لیا۔ یہی اللہ کی سنت ہے ان لوگوں میں جنہوں نے حق کو پکڑ لیا ایسا کہ حق کہ جس کے واسطے تمام انبیاء بھیجے گئے اور اپنی کوششیں کیں اور اللہ سے خالصتاً حق کی موافقت مانگتے رہے، یہ دعویٰ اس بات سے ثابت ہوا کہ۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ. (الانبیاء: ۱۸)

”بلکہ ہم سچ کو جھوٹ پر پھینک مارتے ہیں پس سچ جھوٹ کا سر توڑ دیتا ہے اور وہ اسی وقت نابود ہو جاتا ہے۔“

انسان اسی وقت کافر اور ناقض ایمان ہو جاتا ہے جب وہ ایسی صفات یا ذاتی ناموں کی نفی کر دے جو اللہ نے اپنے لئے ثابت کئے یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کئے، جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ. (الشوری: ۱۱)

”اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔“

پس اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے صفات کمال اور تمام تعریف جلال خاص ہیں اور جو کچھ آیات اور سنت نبوی میں بیان ہوا تمام اس بات کی تائید کرتے ہیں، جب کہ کچھ لوگ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اللہ کے بعض نام اور صفات ناقص ہیں یا یہ کہ ان میں سے کچھ کی نفی اللہ کے لئے ضروری ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ جس نے اللہ کے نام اور صفات میں سے کچھ کم کیا یا نفی کی وہ اس دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے خارج ہو گیا اور ایمان سے نکل گیا، اور یا پھر وہ اپنے انحراف کے

1: اس ضمن میں علماء نے بہت کچھ کہا، جو مزید دیکھنا چاہے وہ علماء سنت کی کتابوں جیسے ”السنۃ“ عبد اللہ بن امام احمد اور ”التوحید“ محمد بن خزیمہ اور ”السنۃ“ ابی القاسم اللکائی، ”السنۃ“ لابی بکر عاصم اور ”الرسالۃ التدمیریۃ“ ابن تیمیہ کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

باعث آہستہ آہستہ اسلام سے نکلتا جاتا ہے یہاں تک کہ مکمل خارج ہو جاتا ہے۔ والعیاذ باللہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے شیخ البخاریؒ نعیم بن حماد رحمہ اللہ الخراجی سے نقل کیا کہتے ہیں: ”جس نے اللہ کو مخلوق سے تشبیہ دی وہ کافر ہو گیا، جس نے اللہ کی صفات کا انکار کیا کافر ہوا، اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صفات اللہ بیان کیں ان میں کوئی تشبیہ نہیں، جس نے اللہ کی بیان کردہ صفات اور صحیح احادیث سے ثابت شدہ صفات کو تسلیم کیا اور اللہ کی صفات میں نقص کی نفی کی تو بلا شک اس نے سیدھا رستہ اپنایا۔ اس بارے میں گذشتہ ادوار میں بہت ملاوٹ ہوئی اور ایسے فرقے ظہور پذیر ہوئے کہ جو توحیدِ اسماء و صفات کی وجہ سے گمراہ ہو گئے۔ ان میں سے قابل ذکر فرقے یہ ہیں:

۱۔ جہمیہ۔ جنہوں نے اسماء و صفات کی نفی کی۔

۲۔ معتزلہ۔ جنہوں نے اسماء کو مانا اور صفات کی نفی کی۔

۳۔ اشعریہ۔ جنہوں نے اسماء کو مانا اور بعض صفات کو مانا بعض کی نفی کی، جب کہ حق وہ ہے جس پر سلف صالحین کا عمل تھا، وہ لوگ اللہ کے تمام اسماء و صفات پر پورا یقین رکھتے تھے اور اس میں کسی قسم کی تحریف تعطیل تمثیل یا تکلیف نہ کرتے تھے بلکہ کہتے تھے۔

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ. (الشورى: ۱۱)

”اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔“

اب یہاں ایک چوتھی چیز بھی ہے جو کہ توحیدِ عبادت میں حتمی طور پر داخل ہے لیکن اس کی اہمیت کے پیش نظر ہم نے اسے الگ بیان کیا ہے اور وہ چیز ”الولاء والبراء“ ہے۔

## الولاء والبراء

الولاء یعنی دوستی اور ولایت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے

اور کفر اور کافروں سے اظہارِ براءت

یہ بہت اہمیت کا حامل معاملہ ہے، لیکن ہم آج کل کے دور میں دیکھتے ہیں کہ بہت سے مسلمان اس ناقص ایمان میں واقع ہو گئے ہیں جب انہوں نے اللہ کے دشمنوں سے دوستی کر لی۔ اور اولیاء اللہ سے دشمنی کر لی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ. (الممتحنة: ١)

”اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو میرے اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آچکا ہے کفر کرتے ہیں۔“  
اور فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ مَبْعُضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ، وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ. (المائدة: ٥١)

”اے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ تو آپس ہی میں دوست ہیں۔ تم میں سے جو بھی ان میں سے دوستی کرے وہ بے شک انہی میں سے ہے۔“

یہ اور ان جیسی بہت سی آیات میں کافروں سے براءت کا اعلان ہے۔ جیسا کہ سورۃ الکافرون میں۔

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ. (الکافرون: ١، ٣)

”کہہ دیجئے اے کافرو! جس کی تم عبادت کرتے ہو میں اس کی عبادت نہیں کرتا۔ اور جس کی میں عبادت کرتا ہوں تم اس کی عبادت نہیں کرتے۔“

اس سورت اور سورۃ اخلاص کو صبح اور مغرب میں پڑھنا مشروع ہے۔ پس انسان صبح و شام مشرکین اور ان کے

معبوداتِ باطلہ سے اظہارِ براءت کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أنا برئ من كل مسلم يقيم بين أظهر المشركين قالوا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم؟ قال: لا ترايا ناراهما۔ وفي رواية: ألا ترائ ناراهما۔ رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی۔

میں ہر اس مسلمان سے بری ہوں جو مشرکین کے ساتھ اٹھے بیٹھے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کیوں اے رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: ان دونوں کو ایک جگہ جمع نہیں ہونا چاہیے۔

آج کے دور میں امتِ اسلامیہ نو قرضِ اسلام میں مبتلا ہو چکی ہے جیسے کہ انہوں نے کافروں اور مشرکوں کو اچھا سمجھا اور دوست بنالیا ہے۔ بلکہ ان سے مشورے بھی کرتی ہے، بلکہ ان کے بنائے ہوئے قوانین اور احکام اپنالئے۔ اور اللہ تو یہ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةَ مِّنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا، وُدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ. (آل عمران: ۱۱۸)

”اے ایمان والو! تم اپنا دوست اور ولی ایمان والوں کے سوانہ بناؤ تم نہیں دیکھتے تمہاری تباہی میں دوسرے لوگ کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے وہ تو چاہتے ہیں تم دکھ میں پڑو ان کی عداوت تو خود ان کی زبانوں سے بھی ظاہر ہو چکی ہے اور جوان کے سینوں میں پوشیدہ ہے وہ بہت زیادہ ہے۔“

یہ آیت ہماری آج کی حالت پر پوری طرح لاگو ہوتی ہے، ولاء اور براء لوازماتِ توحید میں سے ہے۔ اسی طرح علماء نے بھی کہا کہ: اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید اور عبادت کے بعد جو چیز سب سے زیادہ ذکر کی وہ کافرین سے ولاء اور برأت کا معاملہ ہے۔ برأتِ اسلام کے اصولوں میں سے ہے۔ اور ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ ولاء اور برأت کفار سے دوستی دشمنی کو ہر وقت مد نظر رکھے۔ اسی موضوع سے متعلق ایک روایت ابوداؤد وغیرہ کی بھی ہے، سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من جامع المشرك وسكن معه فهو مثله .

جو مشرکین کے ساتھ اکٹھا ہوا اور ان کے ساتھ سکونت اختیار کی وہ انہی جیسا ہے۔

سلیمان بن عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب رحمہما اللہ کہتے ہیں: اس حدیث میں بیان ہے کہ جو مشرکین کے ساتھ اکٹھا ہوا اور ان کے ساتھ سکونت اختیار کی وہ ان جیسا ہے، تو پھر ایسے آدمی کے بارے میں کیا کہیں گے جو ان کے دین میں

ان کی موافقت کرے اور انہیں پناہ دے اور مدد کرے، اگر وہ یہ کہیں ہم ڈرتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں۔ (الدرر السنیة ج ۸ ص ۶۹)

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب اللہ نے مؤمنین کو کفار کی دوستی سے منع کیا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان سے دشمنی کی جائے اور ہر حال میں برأت و دشمنی کا اظہار کیا جائے۔ (بدائع الفوائد ج ۳ ص ۶۹)

شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ سلف صالحین کے تمام اقوال اور کلام اسی نکتے پر مرکوز ہے کہ اہل بدعت اور ضلالت سے دشمنی کی جائے اور وہ خود بھی اس دشمنی میں سختی کرتے تھے، اور ان کی مجالس میں بیٹھنے سے منع کرتے تھے، تو پھر کفار اور منافقین کی محافل کے بارے میں کیا خیال ہے؟ اور ایسے لوگ جو اللہ اور رسول پر ایمان نہیں رکھتے ان کے بارے میں کیا خیال ہے۔ اللہ فرماتا ہے۔

أُحْشِرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ. (الصَّفَّت: ۲۲)

”ظالموں کو اور ان کے ہمراہیوں کو جمع کر کے دوزخ کی راہ دکھانا“۔

اور فرمایا:

وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ. (تکویر: ۷)

”اور جب جانیں ملا دی جائیں گیں“۔

اور پہلے حدیث گزر چکی ہے کہ: لا یحب الرجل قومًا الا حشر معهم. آدمی جب کسی قوم کو پسند کرتا ہے تو

قیامت والے دن انہی کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ (الدرر السنیة ج ۸ ص ۱۵۳)

شیخ محمد بن عبد اللطیف رحمہ اللہ کہتے ہیں: بندے کا ایمان اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتا جب تک وہ اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی نہ کرے۔ اور اللہ اور اس کے رسول کے دوستوں سے دوستی نہ کر لے۔

اللہ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ.

(التوبة: ۲۳)

”اے ایمان والو! اپنے باپوں اور بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ کفر کو ایمان سے زیادہ عزیز رکھیں“۔

(الدرر السنیة ص ۲۰۸)

شیخ سلیمان بن عبد اللہ بن محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا:

تَرَى كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ أَنْ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ . (المائدة : ۸۰)

”ان میں سے بہت سے لوگوں کو آپ دیکھیں گے کہ وہ کافروں سے دوستیاں کرتے ہیں۔ جو کچھ انہوں نے اپنے لئے آگے بھیج رکھا ہے۔ وہ بہت برا ہے۔ کہ اللہ ان سے ناراض ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔“

اللہ نے بیان کر دیا کہ کافروں سے دوستی موجب ناراضگی ہے۔ اور اس کے ساتھ دوستی کرنے والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ الایہ کہ حالتِ اکراہ میں ہو۔ (الدرر السنیۃ ج ۸ ص ۱۲۸)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان کا مضبوط کڑا یہ ہے کہ اللہ کے لئے محبت اور اللہ کے لئے بغض رکھا جائے اور بلا شک اللہ نے مومنین پر مشرکین کی دشمنی فرض کر دی ہے، اور ایسے لوگوں کی دشمنی بھی لازمی ہے جو نفاق میں مشہور تھے۔ اور اللہ اور رسول پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ اور اللہ نے ان سے جہاد اور سخت لہجہ اور معاملہ رکھنے کا حکم دیا۔ اور ان پر لعنت کرنے اور ان سے لڑائی کرنے کا وعدہ فرمایا:

مَلْعُونَيْنِ اَيْنَمَا ثَقِفُوا اُخِذُوا وَ قُتِلُوا تَقْتِيلًا . (الاحزاب: ۶۱)

”ان پر پھنکار برسائی گئی، جہاں بھی مل جائیں پکڑے جائیں اور خوب ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔“

مومنین اور مشرکین و کفار میں قطع موالاة کی جائے۔ اور بتایا گیا کہ جو ان سے دوستی کرے گا وہ انہی میں سے ہے ایسا انسان یہ دعویٰ کیسے کر سکتا ہے کہ وہ اللہ کو پسند کرتا ہے کہ جب ساتھ ہی وہ ایسے لوگوں سے جو شیطان سے بھی بڑھ کر دشمن ہیں دوستی کرے۔ اور اللہ کے علاوہ دوست بنائے۔ (الدرر السنیۃ ج ۸ ص ۱۴۴)

اس موضوع سے متعلق دلائل کثیر تعداد میں ہیں مگر صاحبانِ بصیرت و عبرت کے لئے یہی کافی ہیں اللہ سمجھئے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

## المراجع

- القرآن الكريم
- احاديث نبويه صلى الله عليه وسلم
- اقوال سلف الصالحين
- كتاب الدرر السنية في الأجوبة النجدية علماء أهل نجد
- كتاب "الانتصار لأهل التوحيد" مؤلف شيخ ابوبصير الشامي
- كتاب قواعد في التكفير مؤلف شيخ ابوبصير الشامي
- كتاب "الجامع في طلب العلم الشريف" مؤلف عبدالقادر عبدالعزیز
- رسالة "نواقض الايمان" مؤلف الدكتور سفر الحوالي

مسلم ورلد وڈیا پریس سینگ پاکستان